www.KitaboSunnat.com

التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی واربرٹن

سورۂ فاتحہ

(قسط ۲)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

الٰہی! ہم صرف تیری ہی غلامی کریں گے اور اس کے لیے) تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اِیَّاكَ نَعْبُدُ (الٰہی! ہم صرف تیری ہی غلامی کریں گے)

جب وہاں اپنا بس ہے میں اور کوئی نہیں! تو ہی تو ہوگا تو پھر بندا! یہاں بھی تو ہی تو! تیری عبادت کریں گے، تیرے ہی غلام رہیں گے، غلام بے دام بنیں گے، تیرے ہی گن گائیں گے، ہر رنگ اور ہر حال میں تجھی کو اپنا قبلۂ حاجات اور مرکزِ توجہ تصور کریں گے اور تیری ہی طرف اپنا سفرِ حیات جاری رکھیں گے۔

ان شاء اللہ وھو ولی التوفیق

وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (اور (اس کے لیے) تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)

الٰہی! خدا جوئی کا تہیا کر لیا ہے لیکن یہ مہم تیری توفیق اور رہنمائی کے بغیر سر ہو! مشکل، مشکل ترین محال اور ناممکن ہے۔ تو ہی ہماری مدد فرما، تو یہ راہ آسان کرا اور تو ہی منزل مراد تک پہنچا وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ

اللہ کی غلامی کے سلسلہ میں رب سے توفیقِ استقامت کی درخواست کے علاوہ الگ خدا سے ایک عہد و پیمان بھی ہے کہ الٰہی! جیسے عبادت صرف تیری ہے بالکل ویسے ہی آسرا بھی صرف تیرا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ[1] ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ[2]

ہم کو سیدھا رستہ دکھا ۔۔۔ ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا۔

انسان کے بھٹکنے اور جھکنے کا سب سے بڑا سبب غیر اللہ سے آس اور توقعات کے غلط سہارے ہیں، وساطتوں کے یہ سارے چکر، انہی خوش فہمیوں کے پیدا کردہ "حجابات اکبر" ہیں۔ جو خدا اور بندوں کے درمیان شروع سے حائل ہیں اور نفس وطاغوت کی تزیین اور تحریص کا نتیجہ ہیں۔ اگر پہلے ہی ان کی رگِ گلو پر چھری پھیر دی جائے تو پھر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی اس کا "در" چھوڑ کر کسی غیر کی دہلیز اور آستاں پر چوکڑی مار کر بیٹھ رہے یا کسی کے لیے ان میں کوئی وجہِ دلکشی باقی رہے؟ ایک اللہ کے ولی فرمایا کرتے تھے: یہ سب کمزوریاں رب سے بے خبری کا نتیجہ ہیں۔

يَا رَبِّ! عَجِبْتُ لِمَنْ يَعْرِفُكَ كَيْفَ يَرْجُوْ غَيْرَكَ وَعَجِبْتُ لِمَنْ يَعْرِفُكَ

كَيْفَ يَسْتَعِيْنُ بِغَيْرِكَ ۔۔۔ (جامع العلوم والحکم لابن رجب ص ۱۳۸)

الٰہی! میں حیران ہوں! تجھے پہچان کر پھر کوئی کیسے غیر سے آس لگاتا ہے اور یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ تجھے پہچانتا ہے، پھر غیر سے مدد مانگتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ، حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو خط میں لکھتے ہیں کہ

لَا تَسْتَعِنْ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَيَكِلَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ (جامع العلوم ص ۳۸)

غیروں سے مدد نہ مانگیے ورنہ اللہ آپ کو اسی کے حوالے کر دے گا۔

الغرض استعانت کا دائرہ وسیع ہے: پس جو استعانت بندے اور خدا کے مابین "حجاب" ثابت ہو وہ کافری، جو اس کی راہ نما نکلے، وہ ایمان پروری، بندے کو جو خدا سے دور سے رکھے، وہ ممنوع اور جو خدا سے قریب تر کر دے وہ مشروع، اللہ اللہ خیر سلا۔ ظاہر ہے وہ ایمان وعمل صالح ہی ہیں، ان کے سوا اور جو شے بھی ہوتی ہے وہ وسیلہ کے بجائے پاؤں کے لیے بیڑیاں بن جاتی ہیں۔ تجربات آپ کے سامنے ہیں۔

[1] اھدنا الصراط المستقیم (نہایت لطف وکرم کے ساتھ ہم کو سیدھی راہ دکھا)

آپ نے "عہد غلامی" کر کے اللہ تعالیٰ سے "توفیق عمل" کی درخواست کی تھی اور اس کا بھی یقین دلایا تھا کہ الٰہی صرف تیرے ہی در کی آس رکھوں گا اور جو مانگنا ہو گا تجھ ہی سے مانگوں گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جواب ملا کہ پھر یوں دعا کیا کرو! اگر طلب صادق ہے تو، ہمت کیجیے! لب بام کچھ زیادہ دور نہیں رہا۔ کیونکہ جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

خدا جوئی کے جذبہ سے، وحی الٰہی کی رہنمائی میں "سفر حیات" کی منزلیں طے کرنے کا نام "صراط مستقیم" ہے۔ خدا جوئی کا جذبہ اور نیت نہ رہے یا وحی الٰہی کی رہنمائی سے ہی کوئی الگ ہو جائے تو وہ راہ "صراط مستقیم" نہیں رہے گی۔

صراط مستقیم کا نام لے کر یہ سمجھایا ہے کہ: جو مانگا ہے، وہ کچھ پکا پکایا ہوا بیر نہیں کہ آپ کی جھولی میں ڈال دیا جائے بلکہ آپ کا مقصود و مطلوب وہ "دھرا" ہے اور "راہ" یہ جاتی ہے۔ چل پڑو راہیں ہم کشادہ کرتے چلیں گے۔

اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

الغرض صراط مستقیم، جہد و کوشش کے لیے ایک لطیف تلمیح ہے، یہ نہیں کہ صراط مستقیم کی دعا کرنے سے بیٹھے بٹھائے "ولی" بن جاؤ گے اور "فی سبیل اللہ" قرب الٰہی حاصل ہو جائے گا۔ راہ ہمیشہ چلنے کے لیے دکھائی جاتی ہے بیٹھ رہنے کے لیے نہیں دکھائی جاتی۔

ہدایت کے معنی لطف و کرم کیساتھ ہی راہ دکھانے کے ہیں یعنی الٰہی! راہ صرف اتمام حجت کے لیے نہ دکھائیو! بلکہ نہایت رحمت و رافت اور شفقت کے ساتھ "تھام تھام کر" لے چلنے کے لیے دکھائیو۔

ؔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ (ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا)

جو جس راہ پر چل رہا ہے اسے "صراط مستقیم" سمجھتا ہے۔ مگر یہ تو سب کی اپنی اپنی راہ ہوئی، صراط مستقیم کہاں؟ صراط مستقیم میں تعدد تنوع کا ہوتا ہے۔ تضاد کا نہیں، تضاد میں منزلیں جدا جدا ہو جاتی ہیں، تنوع میں منزل اور دل سب کے ایک رہتے ہیں، صرف رفتار اور رفتار کار میں فرق پڑ جاتا ہے، کوئی تیز، کوئی تیز تر، کوئی تیز ترین اور کوئی ان سے بھی "سبک تر" مگر رخ سب کا ایک ہی طرف ہوتا ہے، محرک بھی سب کا ایک ہی ہوتا ہے اور منزل بھی ایک، اختلاف رائے ہوتا ہے تفرقہ نہیں ہوتا ـــ بہرحال "صراط مستقیم" کی تشخیص اور تعیین، لوگوں کی اپنی اپنی صوابدید پر نہیں چھوڑی، بلکہ خود ہی واضح کر دی کہ، خدا کی نگاہ میں صراط مستقیم وہ ہے جس پر "خاصان خدا" انبیاء، صدیق، شہداء اور صالحین کے نقوش پا ثبت ہیں، یہ منعم علیہم ہیں ان میں یہ تعدد اور تفاوت مقامی کے طور کا ہے، تفرق اور تضاد کا نہیں ہے۔ اس لیے دوسری جگہ انعمت علیہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ○

نہ ان کا جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا

کی نشاندہی کرتے ہوئے ان مذکورہ چاروں اصحاب مدارج کے ذکر کے بعد فرمایا:

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (سورۂ نساء رکوع ۹)

اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہیں۔

مدارج میں اتنے عظیم تفاوت کے باوجود ان کو 'اچھے ساتھی' کہا، کیونکہ یہ اختلاف عصری ہے یا علمی، مساعی کا ہے یا سفر حیات میں قدرتی تنوع کا، تضاد، تصادم اور عناد کا نہیں ہے۔ اختلاف مدارج اور مساعی کے اس تنوع سے، ملی وحدت اور اس کی مرکزی حیثیت کو نقصان نہیں پہنچتا۔ ان کا دینی اخلاص، علمی بصیرت اور نیتوں کے چشمۂ صافی بھی گدلے اور مکدر نہیں ہوتے۔ خدا کے ہاں یہ مساعی جمیلہ 'سعی مشکور' کہلاتی ہیں۔

ان کا یہ اختلاف، "اختلاف امتی رحمۃ" (میری امت کا اختلاف سراپا رحمت ہے) کا مظہر بھی ہوتا ہے جس میں کمزوریوں کے لیے گنجائش نکل آتی ہے اور باہم منافست اور مسابقت کیلئے راہ ہموار ہوتی ہے۔ جہاں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لیے یہ مہمیز کا کام دیتی ہے، وہاں ایک ساتھ، ایک دوسرے کو تھام تھام کر چلنے کی قدرتی تحریص اور ترغیب بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر آہ! زوال اور انحطاط کے دور میں 'مسابقت' کی روح تو جاتی رہی۔ تضاد اور تصادم کو ہی دین سمجھ لیا گیا اس لیے یہ تضاد بڑھتا جا رہا ہے جو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ جس کی وجہ سے مسلمان، حسن رفاقت کی اس توفیق سے محروم ہوتے جا رہے ہیں جو قرآن نے "صراط مستقیم" پر چلنے والوں کا خاصہ اور نشانی بتائی ہے۔ غور فرمائیے ہماری وہ ابتداء تھی اور اب یہ انتہا ہے۔ فلیبک علی من کان باکیا۔

صراط الذین انعمت علیہم کی تخصیص فرما کر یہ بات بھی واضح کر دی کہ انعام کارکردگی کی بنیاد پر ملا کرتا ہے، وہ بھی سراپا عمل اور اخلاص تھے، آپ کو بھی وہی حسن عمل وہی اخلاص اور حسن رفاقت کا وہی معیار پیش کرنا ہو گا۔ اس کے بغیر صراط مستقیم کا فیضان، اس پر استقامت اور اس کے مبارک نتائج کا ظہور رہو، مشکل اور ناممکن ہے۔

لہ غیر المغضوب علیھم (نہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین میں ترمیمیں کرتے، خدا کو، رسول خدا اور مسلمانوں کو فریب دینے، پیغمبر کو حریف سمجھنے، وقار کا مسئلہ بنا کر تحریک نبوی کا مقابلہ کرنے، قومی اور وطنی سطح پر اسلام کو تولنے، سیاسی مفاد اور مادی مصالح کے معیار پر دین و ایمان کی باتیں کرنے، خاصانِ خدا کی تحقیر، ایمان اور عمل صالح سے پیچھا چھڑانے کے لیے جھوٹے حیلے بنانے کے باوجود اس فریب میں مبتلا رہنا کہ، خدا ہمارا اور ہم خدا کے، خدا کے غضب کو بھڑکانے والی باتیں ہیں۔ خدا کے ہاں اسی طرزِ عمل اور بھونڈی ذہنیت کا عنوان "یہودیت" ہے۔ یہودیت صرف ایک نسل اور قوم نہیں ایک منافقت، مکروہ ذہنیت، ایک فریب اور ایک شرمناک کردار کا نام بھی ہے۔ غیر المغضوب کہہ کر گویا کہ آپ نے خدا سے یہ دعا کی ہے کہ الٰہی ان مکار اور سرکش اقوام اور افراد کی راہوں سے دور رکھیو ——— دعا عموماً بیچین دل کی آواز ہوتی ہے، جو دعا اتنی گہرائی سے نکلتی ہے قلب و نگاہ پر اس کے اثرات ضرور نمایاں ہوتے ہیں۔ یعنی اگر وہ اس پکار میں سچا ہے تو ان کے اعمال اور افکار سے بھی ضرور نفرت کرے گا۔ ورنہ وہ دعا نہیں ہوگی ایک بے روح اور بے معنی آواز ہوگی۔

ۓ وَلَا الضَّآلِّيْن (نہ گمراہوں کا) چلے تو خدا کو مگر راستے میں بھٹک گئے۔ حصولِ خدا کی نیت سے، چھوٹے چھوٹے خدا نما خدا گھڑ لیے، نیک جذبے کے ساتھ انواع و اقسام کے بدعات کی تخلیق کی، فرائض تو جوں توں کر کے نباہے مگر خانہ ساز نفلی رسومات میں یوں کھو گئے کہ ان کو اپنا ہوش رہا نہ خدا کا، جیسے بھی تو اللہ والوں کی ایک نہ سنی، لیکن جب وہ خدا کو پیارے ہو گئے تو ان کی پوجا کی، ترکِ دنیا کی ڈینگیں ماریں مگر نکلے سب سے بڑے ہوس پرست اور زر پرست، بلکہ خدا کے نام کی مالا، حصولِ زر کے لیے پھیرتے رہے اسلامی زبان میں ان احمقوں کا عنوان عیسائیت ہے۔ یعنی اللہ سے آپ کی درخواست یہ بھی ہے کہ:

الٰہی! ان بر خود غلط اور فریب خوردہ لوگوں کی راہوں سے بھی پرے رکھیو۔

آمین: علماء نے لکھا ہے کہ ختم سورت پر آمین کہنا سنت ہے۔ بخاری میں ہے کہ امام آمین کہے تو آپ بھی آمین کہیں (گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (بخاری) ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے جب کوئی آمین کہے اور فرشتے بھی آسمان میں آمین کہیں اور دونوں کا باہم کراس ہو جائے تو بخشش ہو جاتی ہے (بخاری باب فضل التامین)

آمین کے معنی ہیں (اِسْتَجِبْ ! الٰہی قبول فرما! ——— فرشتوں کی آمین کی معیت کے ذکر میں ایک تلمیح بھی ہے۔ یعنی حضور قلب (فرشتہ صورت، فرشتہ سیرت کی دولت کا حامل ہونا چاہیے۔ آمین دراصل اس شخص کی صدا ہوتی ہے جو زبانِ حال سے کہتا ہے کہ الٰہی! اور کدھر جاؤں۔ تو ہی تو ہے، تو ہی ٹھکرا دے تو کہاں امان پاؤں! اپنے در سے نہ دھتکاریو! قبول فرمائیو!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئین دراصل ایک ذہن، ایک زاویہ اور ایک پس منظر ہے مگر کچھ یار دوستوں نے اس کو صرف گرمیٔ محفل کا مشغلہ بنا ڈالا ہے۔ دینِ برحق کے فیضان سے محرومی کے لیے اتنی ہی بات بس کرتی ہے کہ اس کے احکام کو اپنے پس منظر اور مرکز ثقل سے ہٹا کر لفظی موشگافیوں اور قانونی حیثیت کی حد تک ان کے آئینی تقاضوں کو پورا کرنے پر کوئی قناعت کیش ہو جائے! الفاظ معانی اور روحِ معانی تک رسائی کا ذریعہ ہیں۔ خود روح نہیں ہیں، اصلی روح وہ شے ہے جس کی طرف الفاظ اور زبان کا قافلہ گامزن ہے۔

صورت و معنے۔ بسم اللہ کا ورد حسبِ حال جاری رہے تو حضورِ قلب کی دولت ہاتھ آ جاتی ہے، اس لیے اسے ہر کام کے آغاز میں ضرور ملحوظ رکھنا چاہیے! برکت ہوتی ہے، احساسِ معیت کی وجہ سے "معصیت" سے بچ جانے کی توفیق بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

خدا خود بھی اپنی حمد کرتا ہے اور آپ سے بھی اس کی توقع رکھتا ہے کہ اس کے گن گائیں، اس کی ذات اور حسین صفات پر نظر رہے تو واقعی بے ساختہ زبان سے واہ وا نکل ہی جاتی ہے ــــ اس سے معلوم ہوا کہ تعریف اس کا حق ہے اس میں اس کا اور کوئی شریک نہیں!

بد کی تعریف نہیں چاہیے کیونکہ اس بے انصافی اور اسراف پر عرشِ الٰہی لرز جاتا ہے۔ تعریف ایک نذرانہ عقیدت ہے اس لیے فکر و عمل میں جذب و کیف نہ ہو، تو حمد کا واہمہ ہوتا ہے، حمد نہیں ہوتی۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ کا ورد بڑی اکسیر شے ہے! بکثرت جاری رکھیے اور اپنے کو اس رنگ میں رنگنے کی کوشش کیجیے، ضرور رنگ لائے گا! ان شاء اللہ سوہنے کی تعریف! سوہنے ہی منہ اور زبان سے اچھی لگتی ہے۔

خدا پر کوئی شے واجب نہیں، وہ جو بھی فضل و کرم کرتا ہے، صرف اس کا کرم ہے، رحم ہے ترس ہے۔

خدا کی غلامی اور غیر کی غلامی ایک ساتھ نہیں چل سکتیں، اس لیے گھپلا سے بچیے ورنہ آپ کی عبادت متوقع رنگ نہیں لائے گی۔

سچی اور پائیدار غلامی کے لیے ضروری ہے کہ غیروں سے آسیں توڑ کر صرف اسی سے آس لگائیے جیسے بھی آپ اپنی احتیاج میں اپنا سہارا تصور فرمائیں گے، وہ آپ کو عزیز از جان بن جائے گی اس لیے غیر سے آس لگانے میں جو مضرت ہے، اس کا احساس کیجیے۔ خدا صرف اس کا رہتا ہے جو صرف اس کا ہو رہتا ہے۔ ساجھے کی صورت میں خدا خود پیچھے ہٹ جاتا ہے، پھر اسے اس کے حوالے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا ہے، پھر وہی ہوتا ہے جو ہو سکتا ہے۔ جتنا کسی غیر کی طرف بڑھیں گے، اتنی مسافت حق سے دور جا پڑیں گے اعاذنا اللہ وایاکم منہا ومن کل مکروہ۔

راہ راست اسلام ہے، اللہ والے اس راہ کی مشعلیں ہیں، ان کی روشنی میں سفر جاری رہا تو سفر انشاء اللہ کامیاب رہے گا۔ اس راہ سے ہٹ کر جتنا سفر ہوگا، منزل اتنی دور ہوتی چلی جائے گی۔ اور بسا اوقات انسان اتنی دور نکل جاتا ہے کہ اسے "ضیاع منزل" کا ہوش اور احساس بھی نہیں رہتا۔ خدا کے ہاں اسی کا نام خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (ان کے دلوں پر اللہ کی مہر لگ گئی) ہے۔

ضیاع منزل کے دو سبب ہیں، یہودیت اور عیسائیت۔ یعنی اس معنی میں جو ہم نے ذکر کیا ہے! جتنے یہ اسباب مہلک ہیں، اتنے عام بھی ہیں۔ اور ان کی سنگینی سے اتنے ہم غافل بھی ہیں۔ إنا للہ!

اسلامی صحافت کا علمبردار

ہفت روزہ المنبر لائلپور

امتیازی خصوصیات

- قادیانیت کے خلاف تیغ بے نیام
- حزب اقتدار اور اختلاف کا یکساں محاسب و ناقد
- دعوت الی القرآن کا مرقع
- اتحاد عالم اسلام اور اسلامی دولت مشترکہ کے قیام کا نقیب
- مغربی و سوشلسٹ تہذیب و نظریات پر ضرب کاری

بہترین مضامین ——— بہترین طباعت

"المنبر" کا مطالعہ کیجئے اور قلب و ذہن کی دنیا آباد کیجئے

قیمت فی شمارہ .... ۶۰ پیسے

سالانہ زر تعاون .... ۲۵ روپے

رابطہ کے لیے

منیجر۔ ہفت روزہ "المنبر" پوسٹ بکس نمبر ۱۰۱ لائلپور

بہ عبدالرحمٰن (؟) [illegible]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ